ہدایاتِ حج

وزارتِ حج و اوقاف، مملکت سعودی عرب، کے جاری کردہ وزارتی حکم
نمبر ۳۴۶۴/کیو، ایم - مورخہ ۲۳، جمادی الاوّل ۱۳۹۵ھ کا متن
(انگریزی سے اُردو ترجمہ : شاہ محمدالحق فاروقی)

دیباچہ

عزیز حاجی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

وزارت حج و اوقاف آپ کو سرزمین مقدس، بیت اللہ اور مسجد نبویؐ ایسے مقامات پر خوش آمدید کہتی ہے۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا کے احکام نازل ہوئے اور جہاں بنائے جہاد قائم ہے۔

عزیز حاجی! آپ محض خدا کی عنایت اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر دور دراز کے مقامات سے کافی رقم خرچ کر کے آئے ہیں۔ وزارتِ حج دعا کرتی ہے کہ خدا آپ کے حج کو قبول کرے اور آپ کے گناہوں کو معاف فرمائے۔

آپ سے درخواست ہے کہ فریضۂ حج کی ادائیگی کی خاطر اپنے آبائی وطن سے مقاماتِ مقدسہ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ان طریقوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں جن پر آپ کو تکمیلِ حج کے دَوران عمل کرنا ہوگا۔ سعودی عرب کی حکومت نے امام المسلمین، خادم الحرمین الشریفین، شاہ خالد بن عبدالعزیز کی ہدایت پر آپ کے لئے یہ سہولتیں مہیا کی ہیں تاکہ آپ اپنے فریضۂ حج کی ادائیگی اور تکمیل کر سکیں۔ اب اس بات کا انحصار آپ پر ہے کہ آپ اپنے مقصد کے حصول کی خاطر ان ہدایات پر عمل کریں۔

قادر مطلق نے قرآن پاک میں حج کو ارکان اسلام میں ایک لازمی حیثیت عطا فرمائی ہے۔ جس کی ادائیگی صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو ضروری وسائل رکھتے ہوں۔ ان وسائل میں وہ رقم بھی

شامل ہے جس سے وہ اپنے قیام اور واپسی کے اخراجات پورے کرسکیں اور فریضۂ حج کے دوران گھر کے اخراجات بھی پورے ہوسکیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خواہشمند حجاج جسمانی طور پر سفر وغیرہ کی تکان برداشت کرنے کے قابل ہوں۔

عزیز حاجی! آپ کے لئے اس عبادت کی ادائیگی کا طریقۂ کار اور مقررہ شرائط وغیرہ کا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ آپ کو اپنی صحت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر آپ بیمار ہیں اور سفر کی تکان آسانی سے برداشت نہیں کرسکتے تو خود کو پریشانی میں مبتلا کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر مالی لحاظ سے آپ صاحبِ استطاعت نہیں ہیں تو بھی خدا نے آپ کو اس فریضہ کی ادائیگی کی تکلیف میں نہیں ڈالا ہے۔

سعودی عرب کی وزارت حج و اوقاف، اس کی تمام شاخیں، پوری سرکاری مشینری، سعودی عرب کے والی اور حرمین الشریفین کے نگراں جلالۃ الملک شاہ خالد بن عبدالعزیز کی ہدایت اور نگرانی کے تحت، آپ کی خدمت، رہنمائی اور ان تمام سہولتوں کی فراہمی کے لئے حاضر ہیں۔ جن کی آپ کو ضرورت ہو۔

سعودی عرب کی وزارتِ حج و اوقاف تمام مسلم حکومتوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے سارے ذرائع ابلاغ بروئے کار لاکر حاجیوں کو مذہبی معلومات سے بہرہ ور کریں اور انہیں ان امور کی تعلیم دیں جن پر انہیں اس مملکت میں آنے کے لئے مقررہ وقت، خرچ کی جانے والی ضروری رقم اور دیگر ہدایات کی روشنی میں عمل کرنا ہوگا۔ سعودی عرب کی وزارت حج و اوقاف جلالۃ الملک کے تمام بیرونی سفارت خانوں سے بھی درخواست کرتی ہے کہ وہ اس امر کا تیقن کریں کہ تمام حجاج دورانِ حج ضروری اخراجات کو پورا کرنے کے لئے وہ رقم اپنے ساتھ لائیں جس کا تخمینہ اس کتابچہ میں دیا گیا ہے۔

ہدایاتِ حج
باب اوّل

۱۔ حج کی عبادت ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جس کی ادائیگی زندگی میں ایک بار اُن لوگوں پر فرض کی گئی ہے جو اس کے پوری طرح اہل ہوں۔ حج کے اعداد و شمار کی مدد سے یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ہر سال مملکت کے مختلف حصوں سے بھاری تعداد میں مقامی افراد حج کرتے ہیں۔ وہ اپنی گاڑیاں لے کر مقاماتِ حج کو روانہ ہوجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹریفک کے نظام

میں خلل پیدا ہوتا ہے اور گاڑیاں رک جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف جگہیں اور بالخصوص منیٰ کے وسیع علاقے ان کے زیرِ استعمال آجاتے ہیں حالانکہ یہ جگہ ان لوگوں کو لازماً ملنی چاہیئے جنہوں نے پہلے حج ادا نہ کیا ہو۔ اس لئے مقامی باشندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ انتہائی حد تک تعاون کریں اور ہر سال حج کرنے کے اس طریقہ کو ختم کر کے ان لوگوں کے لئے موقع فراہم کریں جو اب تک یہ فرض ادا نہ کر سکے ہوں۔ بہتر ہوگا کہ ائمہ مساجد، سرکاری اداروں مثلاً وزارت انصاف اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے مقامی باشندوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ وہ بار بار حج نہ کریں۔ یہ مہم یکم رمضان سے شروع ہو جانی چاہیئے اور اسے ذی الحجہ کی سات تاریخ تک جاری رہنا چاہیئے۔

۲۔ استطاعت، حج کی ادائیگی کے لئے بنیادی شرط ہے۔ استطاعت کی اصطلاح بڑے وسیع معنوں کی حامل ہے جس میں رقم وصحت سمیت کئی عناصر شامل ہیں۔ لہٰذا کسی خواہشمند حاجی کو حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے استطاعت کا حقیقی مفہوم اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ اسی طرح ان فرائض سے بھی آگاہی حاصل کر لینی چاہیئے جو بطریق احسن حج کرنے کے لئے ادا کرنے ہوں گے۔

حج کے لئے مقرر کردہ چاروں طبقات کے واسطے مکہ، منیٰ، عرفات اور مدینہ میں کرایہ مکان، معلم اور مزدور کی فیس اور ساتھ ہی کھانے کی اندازاً قیمت پر مشتمل اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ یہ تخمینہ اس ہدایت نامہ کے باب دوم میں شامل ہے تاکہ ہر حاجی اس رقم سے باخبر ہو جائے جو اسے ادائیگیٔ حج کے لئے اپنے ہمراہ لانی ہو گی۔

۳۔ براہ کرم حج کے لئے تیاری کرنے سے پہلے تمام لوگ درج ذیل ہدایات کا پورے احتیاط سے مطالعہ کرلیں کیونکہ ان میں تمام اخراجات کی تفصیل، آمد اور روانگی کے اوقات اور ان حاجیوں کے لئے ضروری اطلاعات شامل ہیں جو خشکی کے راستے آ رہے ہوں اور واپسی پر راستہ تبدیل کرنے کی درخواست کر کے بحری یا ہوائی راستوں سے جانا چاہتے ہوں۔ ایسے تمام حاجیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ معقول وجوہ پیش کر کے وزارت حج کو مطمئن کریں تاکہ وہ ان لوگوں کو راستوں کی تبدیلی کی اجازت دے سکے۔

۴۔ ہوائی یا بحری راستوں کے ذریعہ آنے والے تمام حاجیوں کو آزادی ہوگی کہ اگر ان کے حالات متقاضی ہوں تو وہ اپنے ملک واپس جانے کے لئے بحری یا ہوائی راستہ اختیار کریں تاہم واپسی سفر کے لئے راستہ تبدیل کرنے کی درخواست وزارتِ حج کے ذریعہ کرنی ضروری ہے اور اس مملکت سے حاجی کی واپسی کی ضمانت مہیا کرنی ہوگی۔ ایسی صورت میں پاسپورٹ اور قومیت کے ڈائرکٹوریٹ کو تبدیلی کی اطلاع دینی ہوگی اور ساتھ ہی خواہشمند حاجی کی جانب سے خریدے گئے نئے ٹکٹ کا نمبر بھی بتانا ہوگا۔

۵۔ باہر سے حاجیوں کو اس مملکت میں لانے والی تمام ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ (ماسوائے ان کے جن کے پاس واپسی کے ٹکٹ نہ ہوں) انہیں واپس بھی لے جائیں۔ ہر ٹرانسپورٹ کمپنی کو بلا کسی عذر کے یہ ذمہ داری پوری کرنی ہوگی۔

۶۔ ہوائی یا بحری راستوں کے ذریعہ مملکت میں آنے والے اور واپسی پر خشکی کے ذریعہ جانے کے خواہشمند حاجیوں کے معاملہ میں وزارت کی ایجنسی برائے امورِ حج اور ڈائرکٹوریٹ برائے پاسپورٹ اور قومیت جائزہ لے گی اور ضروری طریقۂ کار کی تکمیل اور ادائیگیوں کے بعد اس بات کی ضمانت اور تیقن حاصل کرکے کہ واپسی پر راستہ کی تبدیلی کے خواہشمند حاجی آخر کار اس مملکت سے چلے جائیں گے اور درمیان میں کہیں غائب نہیں ہو جائیں گے۔ انہیں راستہ کی تبدیلی کی اجازت دے دی جائے گی۔

۷۔ اس مملکت میں آنے والے تمام حجاج حج کی ادائیگی کے بعد ان تاریخوں پر اپنے آبائی وطن جانے کے پابند ہوں گے جو واپسی سفر کے لئے ان کے کارڈ اور پاسپورٹ پر درج کر دی گئی ہو۔

۸۔ اس مملکت میں بحری راستہ سے آنے والے تمام حجاج حج کی ادائیگی کے بعد اس ہدایتی کتابچے کے مطابق پہلے سے معین کردہ، اپنی باری آنے پر اپنے وطن واپس جائیں گے۔

۹۔ ان تمام گاڑیوں کو جو باہر سے حاجیوں کو خشکی کے راستے لائیں مدینہ، جدہ، مکہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں داخل ہوتے وقت حکام کے مقرر کردہ راستوں کی پابندی کرنی ہوگی اور ان جگہوں پر ٹھہرنا ہوگا جو حکام نے ان کے ٹھہرنے کے لئے مختص کی

ہوں۔ یہ گاڑیاں واپسی کے لئے حتمی روانگی سے پہلے اپنے ٹھہرنے کی جگہوں سے نہیں ہٹائی جائیں گی۔ اس سے قبل ان گاڑیوں کو عارضی طور پر شہر میں پارکنگ کے مقامات پر اس حد تک ٹھہرنے کی اجازت ہوگی کہ حجاج اُتر سکیں اور اپنا سامان لے کر ان مکانات تک جانے کی تیاری کر سکیں جن کا ان کے معلموں کے ذریعہ انتظام کیا گیا ہو۔ تمام حجاج سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ گاڑیاں ٹھہرنے کی مستقل جگہوں پر رہائش کا انتظام نہیں ہوگا۔

۱۰۔ بحری راستوں سے آنے والے حاجیوں کو حسبِ معمول اجازت ہوگی کہ وہ فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد اسی سواری سے واپس جائیں جس سے مملکت میں داخل ہوئے تھے۔ جہاز کو اس وقت تک بندرگاہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک یہ یقین نہ کر لیا جائے کہ اس کے تمام مسافر سوار ہو چکے ہیں اور اگر کوئی رہ گیا ہے تو اسے وزارت کی منظوری سے قانونی اجازت حاصل ہے۔ جہازراں کمپنیاں متعلقہ بحری قواعد وضوابط کے احترام کی پابند ہیں۔ انہیں قواعد وضوابط کی کوئی ایسی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے جس سے حجاج کے مفاد پر زد پڑتی ہو ورنہ وہ خود نتائج کی ذمہ دار ہوں گی۔

۱۱۔ حاجیوں سے درخواست ہے کہ وہ موجودہ ہدایات کی اور ان ہدایات کی بھی پابندی کریں جو ان کے مفاد میں آئندہ جاری کی جائیں۔ انہیں احکام وقوانین کا احترام کرنا چاہیئے۔ مقاماتِ مقدسہ کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ مسجدوں میں سونے اور مسجدوں کے قریب پیشاب کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد جاتے وقت صاف اور دُھلے ہوئے کپڑے استعمال کریں تاکہ وہ ان لوگوں کے لئے زحمت کا باعث نہ بنیں جو ان کے ساتھ مسجدوں میں نماز ادا کرنے آئیں۔ اسی طرح سڑکوں اور گلیوں کو پیشاب کے لئے استعمال نہ کریں بلکہ اس مقصد کے لئے بیت الخلاء استعمال کریں۔ حاجیوں سے یہ عمومی درخواست ہے کہ قیام وطعام اور باہمی تعلقات کے بارے میں اپنی مذہبی تعلیمات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

۱۲۔ حاجیوں سے درخواست ہے کہ کسی بھی شکایت کی صورت میں قریب ترین حج دفتر سے ضروری ثبوتوں کے ساتھ رجوع کریں تاکہ مجرم کے خلاف فوری طور پر قدم اُٹھایا جا سکے۔

باب دوم

	معاوضۂ خدمت	اخراجاتِ سفر	اخراجاتِ رہائش: مکہ (ایک ماہ)	اخراجاتِ رہائش: مدینہ منورہ (دس یوم)	منیٰ ۔ عرفات	ذاتی اخراجات	حاجی کیمپ (جدہ میں)	میزان
	سعودی ریال	سعودی ریال	سعودی ریال	سعودی ریال	سعودی ریال	سعودی ریال	سعودی ریال	سعودی ریال
طبقہ اول	۱۴۷٫۰۰	۱۴۷٫۵۰	۳۰۰۰٫۰۰ (ہوٹل میں قیام)	۱۵۰۰٫۰۰ (ہوٹل میں قیام)	۵۰٫۰۰ خیمہ کے لئے مشترکہ اخراجات	۱۲۰۰٫۰۰	۴۰٫۰۰	۶۰۸۴٫۵۰
طبقہ دوم	۱۴۷٫۰۰	۱۴۷٫۵۰	۱۱۰۰٫۰۰ (حرم سے ۵۰۰ میٹر کے اندر ۱×۲ میٹر کے کرہ میں مشترکہ رہائش)		〃	۱۲۰۰٫۰۰	۴۰٫۰۰	۲۶۸۴٫۵۰
طبقہ سوم	۱۴۷٫۰۰	۱۴۷٫۵۰	۷۰۰٫۰۰ (حرم سے ۵۰۰ میٹر سے دور مشترکہ رہائش)		〃	۱۲۰۰٫۰۰	۴۰٫۰۰	۲۲۸۴٫۵۰
طبقہ چہارم	۱۴۷٫۰۰	۱۴۷٫۵۰	۳۰۰٫۰۰ (عوامی رہائش گاہوں میں مشترکہ رہائش)		〃	۱۲۰۰٫۰۰	۴۰٫۰۰	۱۸۸۴٫۵۰

ذاتی اخراجات کی رقم رہنمائی اور مشورہ کے لئے محض ایک تخمینہ کے طور پر دی گئی ہے۔ مکان کے کرایہ کی وضاحت برائے اطلاع دی گئی ہے۔ رہائش کے لئے حاجیوں کو میدان، حرم اور مساجد استعمال کرنا منع ہے۔ مکہ میں کسی بھی تعداد کے حاجیوں کے لئے گنجائش موجود ہے۔

باب سوم

باب دوم میں دکھائے گئے حج کے ضروری اخراجات کی وضاحت

۱۔ باب دوم میں دکھائے گئے تخمینی اخراجات ہر حاجی کی بنیادی ضرورت ہیں۔ اس لئے ہر حاجی کو لازماً اس رقم کا انتظام کرنا چاہیئے۔ یہ تخمینہ ان کرایوں اور دیگر اخراجات کی روشنی میں لگایا گیا ہے جو ہر حاجی کو ۱۳۹۵ ہجری میں دورانِ حج برداشت کرنا ہوگا۔ اس رقم کے بغیر کوئی حاجی حج کی ادائیگی کے قابل نہیں ہوگا خواہ اس کا تعلق حاجیوں کے چاروں طبقوں میں سے کسی طبقہ سے ہو۔

۲۔ ہر حاجی کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان اخراجات کی روشنی میں جنہیں وہ برداشت کر سکتا ہو، اپنا معیار منتخب کرے۔ لہٰذا اپنے آبائی وطن سے روانہ ہونے سے پیشتر ہر حاجی کو کسی منظور شدہ بنک سے اس رقم کا چیک حاصل کرنا ضروری ہے جس سے اس کے اخراجات پورے ہوتے ہوں اور جو مملکت سعودی عرب میں بغیر کسی عذر، انکار یا تاخیر کے کیش کرایا جا سکے۔ ہر حاجی کو اپنا چیک لازماً اس بندرگاہ پر کیش کرا لینا چاہیئے جہاں وہ مملکت سعودی عرب میں داخل ہو۔ تو معلم کی فیس، مکہ، مدینہ، منیٰ اور عرفات کے رہائشی اخراجات اور بس کے ذریعہ مکہ، مدینہ، منیٰ اور عرفات کے سفری اخراجات کے لئے رقم وکیل کے دفتر میں جمع کرا دینی چاہیئے۔ معلم کے دفاتر اور ان کے وکیلوں اور دلیل (رہنما) کے ذریعہ حجاج کی رہائش کے انتظامات ان کے معیار اور اس کرایہ کی روشنی میں کئے جائیں گے جسے وہ ادا کرنے کے قابل ہوں۔ مگر معیار وہ ہوگا جسے باب دوم میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۳۔ یہ ہدایات ان لوگوں پر بھی لاگو ہوں گی جو حج کے زمانہ میں سیاحت یا عمرہ کے ویزے پر سعودی عرب آئیں گے۔

۴۔ مندرجہ بالا اخراجات سعودی عرب میں پہنچنے کے بعد حاجی کو فوری طور پر ادا کرنے ہوں گے۔ ذاتی اخراجات حاجی اپنے پاس رکھیں گے۔

(۳۰)
۵۔ وہ مدت جس کے لئے ان ہدایات کے باب دوم میں تخمینہ دیا گیا ہے وہ مکہ میں تیس دن

اور مدینہ منورہ میں دس دن سمجھی جائے۔

۴۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ "ذاتی اخراجات" اختیاری ہیں جنہیں حجاج کی رہنمائی کے لئے قیمتوں اور وقت کے مطابق درج کیا گیا ہے۔

باب چہارم

خشکی کے راستے آنے والے حجاج سے معاوضۂ خدمات۔

۱۔ خشکی کے راستے آنے والے ہر حاجی کو خصوصی خدمات کے معاوضہ کے طور پر ۱۴۷ سعودی ریال کا ایک ایسا باقاعدہ اور انفرادی چیک حاصل کرنا ہوگا جسے سعودی عرب کے منظور شدہ بنک میں بھیجنے پر بغیر تاخیر یا انکار کے وزارتِ حج کے حساب میں جمع کرایا جا سکے۔ یہ چیک اس ملک میں سعودی سفارت خانہ میں وزارت حج کے نمائندہ کو دیا جائے جہاں اسے مملکتِ سعودی عرب میں داخلہ کا ویزا ملے۔ یہ رقم ان اخراجات اور رہائشی کرایوں کے علاوہ ہے جن کا باب دوم میں چار طبقوں کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہر حاجی کو باب دوم میں محولہ رقم کا چیک سعودی علاقہ کی پہلی بندرگاہ پر دکھانا ہوگا اور رہائش کا معینہ کرایہ مطوف کے دفتر میں جمع کرانا لازمی ہوگا۔

۲۔ ترکی سے خشکی کے راستے آنے والے حجاج معاوضۂ خدمات کی رقم کسی بھی پہلی سعودی چوکی پر جہاں ان کی آمد ہو نقد صورت میں ادا کر سکتے ہیں۔

۳۔ محولہ بالا سعودی سفارت خانہ خشکی کے راستے جانے والے حجاج کے ویزا، چیکوں کے نمبر، تاریخ اجرا، جاری کنندہ، قابل رجوع بنکوں کے نام اور اس میں مندرج رقم کا اندراج اپنے ریکارڈ کی ان فہرستوں میں کریں گے جنہیں وہ سعودی سلطنت میں مختار ادارے کو روانہ کر دیں گے تاکہ اس کا آسانی سے جائزہ لیا جا سکے۔ وہ حجاج کی تعداد، طبقہ بندی، بلحاظ عمر ہر ایک سے وصول کی جانے والی رقم کے علاوہ ان حجاج کے نام جنہیں ویزا دیا جائے معہ سلسلہ نمبر اور تاریخ بمطابق پاسپورٹ کی فہرستیں فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ پندرہ سال کی عمر تک کے حاجیوں سے معاوضۂ خدمات کی پوری اور سات سال سے پندرہ سال تک

کے حاجیوں سے آدھی رقم لی جائے گی۔

۴۔ اگر کسی حاجی سے چیک کھو جائے اور بازیاب نہ ہو سکے تو معاوضہ خدمات کے لئے معینہ رقم کا سعودی عرب میں حکام مجاز کے ذریعہ وزارتِ حج کے حساب سعودی مالی ایجنسی کے لئے انتظام کرنا لازمی ہوگا۔

۵۔ جو حاجی کسی ایسے ملک سے آئیں جہاں کوئی سعودی سفارت خانہ نہ ہو اور وہ کسی ایسے دوسرے ملک سے گزریں جہاں سعودی سفارت خانہ موجود ہو تو ان پر مذکورہ بالاشق نمبر ا اور ۳ کے احکام کا اطلاق ہوگا۔

باب پنجم

سپریم حج کمیٹی کی قرارداد نمبر ۶۱ مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ کی سعودی سفارت خانوں کے لئے وضاحت۔

۱۔ اسلامی ممالک سے رابطہ قائم کرنے اور ان پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ مملکت سعودی عرب حج اور دیگر عبادات کی بآرام اور بسہولت ادائیگی کی خاطر حجاج کو تمام سہولتیں بہم پہنچانے کی خواہش مند ہے، سعودی عرب کی وزارت خارجہ، وزارتِ حج اور سپریم حج کمیٹی سے مکمل تعاون کرے گی۔ مسلم ممالک کو ان دقتوں سے بھی آگاہ کیا جائے گا جن کا سامنا ان کے حجاج اس صورت میں کر سکتے ہیں کہ وہ شریعت کے طے کردہ اصول استطاعت کے مطابق مکمل وسائل نہ رکھتے ہوں۔ ان ممالک کو ایسے انتظامات کرنے کا مشورہ بھی دیا جائے جن کے ذریعہ ان کے حجاج آرام اور سکون سے حج کر سکیں۔

۲۔ سعودی سفارت خانوں کے لئے مسلم ممالک پر یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ سعودی عرب کی حکومت اپنے مختلف اداروں کے ذریعہ حجاج کو تمام سہولتیں اور تحفظ مہیا کرتی ہے تاکہ وہ آرام اور سکون سے حج کر سکیں۔ یہ تخمینے محض گذشتہ سالوں کے اخراجات کی روشنی میں لگائے گئے ہیں۔ کئی حجاج مناسب رہائش اور رقم کی کمی کی بنا پر اور اسلام کے اصولِ استطاعت سے بے خبر ہونے کی وجہ سے سڑکوں اور راستوں پر قیام کرتے ہیں لہٰذا مملکت سعودی عرب امید کرتی ہے

کہ مسلم ممالک صرف صاحب استطاعت حضرات کو بھیجیں گے۔

۳۔ سعودی سفارت خانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مسلم ممالک پر یہ واضح کریں گے کہ رقم کا تخمینہ صرف رہائش کے کرایوں، ذاتی اخراجات اور معاوضۂ خدمات کے لئے لگایا گیا ہے لہٰذا کسی شخص کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ کسی قسم کی ادائیگی مملکت سعودی عرب کو بھی کی جائے گی۔

۴۔ حجاج کی تعداد کا پہلے سے اور کم از کم ہر سال رمضان کے اختتام سے پہلے علم ہونا ضروری ہے۔ مسلم ممالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حجاج کی اندازاً تعداد پہلے سے بھیج دیں تا کہ متعلقہ حکام تیاری کر سکیں۔

باب ششم

حکم نمبر ۴۹ مورخہ ۹ صفر ۱۳۹۵ھ کی روشنی میں آمد و سفر کا نظام الاوقات

۱۔ سعودی سفارت خانہ میں حج کے ویزے کی درخواست کی آخری تاریخ ہر سال اختتام شوال ہے۔

۲۔ سعودی عرب میں بسوں کے ذریعہ داخلہ کی آخری تاریخ یکم ذی الحجہ ہے۔

۳۔ "یان بو" کی بندرگاہ پر جہازوں کی آمد کی آخری تاریخ ۲۵ ذیقعد ہے۔

۴۔ جدہ کی بندرگاہ پر بحری جہازوں کی آمد کی آخری تاریخ یکم ذی الحجہ ہے۔

۵۔ جدہ کی طیران گاہ پر ہوائی جہازوں کی آمد کی آخری تاریخ ۴ ذی الحجہ کے اختتام تک ہے۔

۶۔ یان بو اور جدہ سے حاجیوں کے مدینہ منورہ روانہ ہونے کے لئے آخری تاریخ ۲۶ ذیقعد کے اختتام (قبل از حج) تک ہے۔

۷۔ جدہ یا بیرون ملک سے ہوائی راستہ کے ذریعہ مدینہ آنے کی آخری تاریخ ۲۹ ذیقعد ہے۔

۸۔ مدینہ سے بسوں کے ذریعہ مکہ روانہ ہونے کی آخری تاریخ ۴ ذی الحجہ کے اختتام تک ہے۔

۹۔ قبل از حج، مدینہ سے جدہ ہوائی سفر کی آخری تاریخ ۴ ذی الحجہ کے اختتام تک ہے۔

۱۰۔ حجاج اپنے ملک کے لئے مکہ سے اس وقت روانہ ہونا شروع ہو جائیں گے جب وبائی امراض سے محفوظ ہونے کا اعلان کر دیا جائے۔

باب، ہفتم

اپنی ذمہ داری پر سفر کرنے والے حجاج کے لئے سڑک کے راستوں کی تفصیل

۱۔ اردن کے راستہ سے آنے والے حجاج کے لئے

المدورہ۔ ہالات عمان۔ بیر حمص۔ تبوک۔ انقلیبہ۔ تیما۔ خیبر۔ مدینہ منورہ۔ جدہ۔ مکہ (اس راستہ کی لمبائی ۱۲۰۸ کیلومیٹر ہے)

۲۔ بغداد اور کویت کے راستوں سے آنے والے حجاج کے لئے دو راستے

الف: بغداد۔ بصرہ۔ کویت۔ الخفضی۔ دمام۔ مدینہ منورہ۔ (اس راستہ کی لمبائی ۲۶۲۲ کیلومیٹر ہے)

ب: بغداد۔ عمان۔ معان۔ ہالات عمان۔ تبوک۔ خیبر۔ مدینہ منورہ۔ (اس راستہ کی لمبائی ۲۰۹۳ کیلومیٹر ہے)۔

وزارتِ مواصلات راستہ (ب) کی سفارش کرتی ہے۔

۳۔ قطر کے راستہ سے آنے والے حجاج کے لئے

سلمہ۔ الاقین۔ عبیق۔ خویص۔ ریاض۔ مکہ۔

باب، ہشتم

حجاج کے لئے مطوف کی ذمہ داریاں

وزارت حج و اوقاف سطور ذیل میں مطوف (مطوف، دلیل، زمزمی اور وکلا) کی ان ذمہ داریوں کی وضاحت کرتی ہے جس کی سرزمین مقدس پر، حجاج کی جانب سے ادا کردہ فیس کے عوض، پورا کرنے کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔ حجاج کرام سے وزارت درخواست کرتی ہے کہ وہ اسے اپنی حقیقی شکایات سے آگاہ کریں۔ وزارت ان کی معقول تجاویز کو خوش آمدید کہے گی۔

یہ خدمات درج ذیل ہیں :

۱۔ مطوف لازماً حاجی کا موزوں طریقہ سے استقبال کرے گا۔ وہ اسے موجودہ اطلاعات بہم پہنچائے گا۔ ان کے قیام اور مذہبی معاملات کی ادائیگی میں ہر ممکن مدد کرے گا۔ طواف اور سعی اور دیگر ارکان حج کی ادائیگی میں وہ ان کی مدد کرے گا تاکہ وہ یہ ارکان صحیح طریقوں پر انجام دے سکیں۔ وہ انہیں صحیح وقت پر عرفات جانے، وہاں سے آنے، نحر کے وقت مزدلفہ جانے، پھر منیٰ اور مکہ جانے کے لئے مقررہ کرایوں پر سواری کی سہولتیں فراہم کرے گا۔

مطوف کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ حاجی کو عرفات میں اس کے خیمہ تک؛ مزدلفہ میں انتظار گاہ تک، منیٰ میں خیموں تک اور مکہ مکرمہ میں جائے عبادت تک پہنچائے۔ اور ہر حاجی کو ایک کارڈ مہیا کرے جس میں ان تمام مقامات پر اس کے پتے اور اس کا مکمل نام عربی، انگریزی اور اگر حاجی انگریزی نہ جانتا ہو تو اس کی مادری زبان میں تحریر ہو تاکہ اگر وہ دوران حج بھٹک جائے تو اس کی رہبری ہو سکے۔ مدینہ منورہ میں "دلیل" کے نام کا بھی اضافہ کر دیا جائے۔

۲۔ وکیل کو جدہ میں اپنے مطوف سے متعلق حجاج کو حسب ذیل خدمات لازماً مہیا کرنی ہوں گی۔ یہ خدمات مملکت میں آنے کے بعد "سوال" کے وقت سے شروع ہو کر مکہ مکرمہ روانگی تک اور پھر اس کی اپنے وطن واپسی کے وقت مہیا کی جائیں گی۔ یہ خدمات درج ذیل ہیں :

الف : حاجیوں کو حاجی کیمپ میں ان کی قیام گاہ پر پہنچانا، ان کیمپوں میں قیام کے دوران ان کے آرام کا خیال رکھنا اور ضروریات کی فراہمی میں ان کی مدد کرنا۔

ب : ان کی سفری دستاویزات وصول کرنا اور ان کے نام، سفری کاغذات کی تعداد اور سفری کاغذات اور پاسپورٹ میں مندرج ہمراہی افراد کی تعداد کے بارے میں گوشوارے تیار کرنا۔

ج : پاسپورٹ اور تارکین وطن کے ڈائرکٹوریٹ کو گوشوارہ (ب) کی نقل مہیا کرنا اور وزارت کو ہر سفری دستاویز کی رسید کی ایک فوٹو کاپی مہیا کرنا۔ یہ سارے کام وزارت کے فیصلہ نمبر ۲۱۳ - ای ایچ مورخہ ۶ رجب ۱۳۹۵ھ کی روشنی میں مقررہ وقت پر کرنے ضروری ہیں۔

د : مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ سے واپسی پر حاجیوں کا استقبال کرنا، انھیں حاجی کیمپ میں ٹھہرانا، معینہ وقت پر ان کی واپسی کے لئے متعلقہ حکام سے رجوع کرنا، ان کی وطن واپسی کے سفر کے لئے روانگی کا ویزا حاصل کرنا اور دوسرے ضروری کام مکمل کرنا۔

ھ : حجاج کو مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جانے کے لئے مقررہ شرائط پر معینہ گاڑیوں کا انتظام کرنا اور مقررہ احکام کے مطابق حجاج کو گاڑیوں میں سوار ہونے کے لئے ضروری امداد فراہم کرنا۔

و : مطوف کو ہر حاجی کے بارے میں معمول کے مطابق گوشوارے بھیجنا اور گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو حاجیوں کے بارے میں گوشوارے سپرد کرنا جنہیں وہ ڈائرکٹر کو دیں گے جس کی مدد سے تنظیم استقبالیہ مکہ میں ان کے مطوف اور مدینہ میں ان کے دلیل کی جگہ کی نشان دہی کر سکے گی۔

۳۔ دلیلوں کو حسب ذیل خدمات لازماً مہیا کرنی ہوں گی :

ا : مدینہ منورہ میں جائے استقبال پر حجاج کو خوش آمدید کہنا، ان کے دوران قیام انھیں مدد فراہم کرنا اور انھیں ضروری اطلاعات بہم پہنچا کر انھیں آرام پہنچانا۔

ب : مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حجاج کے آرام کا مکمل خیال رکھنا، انھیں مذہبی فرائض اور عبادات ادا کرنے میں مدد دینا اور مسجد نبوی، البقیع اور دیگر مزارات کی زیارت کے دوران ان کی رہبری کرنا۔ دلیل کو یہ کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ وہ حجاج کو ایسے نقصان یا بے آرامی سے بچائے جو کسی شکایت کا باعث بنیں۔ دلیل کی کوئی نمایاں خامی اسے ضوابط کے تحت سزا کا مستوجب ٹھہرائے گی۔

ج : حجاج کو جدہ، مکہ مکرمہ یا یان بوتک سفر کے لئے گاڑیاں مہیا کرنا اور ہر وہ ضروری مدد دینا جس سے وہ اس گاڑی میں سوار ہو سکیں جو قواعد کے مطابق اس مقصد کے لئے مقرر کی گئی ہو۔

۴۔ زمزمیوں کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ مکہ مکرمہ میں حرم کے اندر اور رہائش گاہوں میں، خدام کی حفاظت اور صحت کا خیال رکھتے ہوئے، حجاج کی پیاس آب زمزم سے بجھائیں۔

مندرجہ بالا خدمات کے علاوہ مکہ مکرمہ میں مطوفین کا، مدینہ منورہ میں دلیلوں کا اور جدہ میں وکیلوں کا یہ فرض بھی ہوگا کہ وہ اپنے میدان کار مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں :

الف: حجاج کے معاملات کا منظم طریقے پر انتظام کرنا، سرکاری محکموں اور حج دفاتر سے معاملات کے وقت ان کی مدد کرنا، ہر چھ چھ گھنٹے کے بعد اپنے دفتروں سے رابطہ قائم کرنا اور اگر کسی کی رہبری نہ ہو پا رہی ہو یا اگر کوئی چوبیس گھنٹے سے زیادہ دیر تک غائب ہو تو اس کے بارے میں اور جو لوگ مقررہ اوقات پر سفر کرنے میں ناکام ہو گئے ہوں ان کے بارے میں تحفظ اور صحت کے محکموں سے رابطہ قائم کرنا۔ اگرچہ اس امر سے وہ ان لوگوں کو تلاش کرنے اور اپنی تلاش کے نتائج سے بااختیار اداروں کو مطلع کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو جائیں گے۔

ب: اگر کوئی حاجی کسی ایسی بیماری کا شکار ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا قرنطینہ میں رکھنا ضروری ہو تو قریب ترین مرکز صحت کو مطلع کرنا اگرچہ اس امر سے وہ مریض حاجی کی مدد یا اگر کوئی حاجی اپنے خرچ پر ڈاکٹر کو بلانا چاہے تو ڈاکٹر کو بلائے، مریض حاجی کے لئے تمام دوائیاں فراہم کرنے اور اسے کسی شفاخانہ یا طبی مشن تک جانے میں اس کی مدد کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو جائیں گے۔ مریض کی شدید بیماری یا موت سے محکمہ حج کے متعلقہ بااختیار حکام کو بھی مطلع کرنا ہوگا تاکہ وہ اس کے سفارت خانہ کو اطلاع دے سکیں۔

ج: کسی حاجی کی موت کے فوراً بعد محکمہ حج اور دفتر اندراج اموات کو متوفی کی قومیت، عمر، پاسپورٹ نمبر، مقام و تاریخ اجراء پاسپورٹ، مقام و تاریخ وفات اور سبب موت پر مشتمل ایک بیان کے ساتھ موت کے سرٹیفکیٹ کی ایک نقل مہیا کی جائے گی اور ساتھ ہی اس کا پاسپورٹ، مال و اسباب اور کرنسی بیت المال میں جمع کرا دی جائے گی تاکہ اس کے ان اقرباء کو اطلاع پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا سکیں جو وہاں موجود ہوں اور ساتھ ہی متعلقہ محکموں کو بھی انتقال کی اطلاع دی جا سکے۔ حج ڈائرکٹوریٹ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ امور حج کے نمائندوں کو اطلاع دے تاکہ ضروری تفصیلات تیار ہو سکیں اور متوفی کے وطن میں اس کے رشتہ داروں کو وزارت خارجہ کے ذریعے اطلاع پہنچائی جا سکے۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ بعض ممالک سے آنے والی حج کی گاڑیاں مقررہ تعداد سے زیادہ مسافروں کو لاتی ہیں۔ اسی طرح بعض گاڑیوں میں تحفظ کا پورا انتظام نہیں ہوتا۔ ان خرابیوں کے نتیجے میں حادثات اور مسافروں کی اموات کے واقعات بھی پیش آ جاتے ہیں اور سڑکوں پر ٹریفک رک جاتا ہے۔ لہٰذا ان ممالک کے با اختیار اداروں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایسی گاڑیوں کو دورانِ حج ٹرانسپورٹ کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں جن میں تمام ضروری سہولتیں موجود نہ ہوں تاکہ ان کے شہریوں کی زندگی کا تحفظ ہو سکے۔ ساتھ ہی ان گاڑیوں میں منظور شدہ تعداد سے زیادہ مسافر نہ لائے جائیں تاکہ سعودی حکام ان گاڑیوں کو سرحد میں داخل ہوتے وقت روک دینے پر مجبور نہ ہوں۔

اس بات کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ بعض ممالک کے حجاج جنہیں حج کے واجبات ادا نہیں کرنے پڑتے اور جن سے مطوفین کے نام نہیں پوچھے جاتے وہ کھو جاتے ہیں۔